سوال

مسجد نبوی کی زیارت واجب نہیں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض حاجیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ اگر مسجد نبوی کی زیارت نہ کی جائے تو حج ناقص ہے، کیا یہ بات صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد نبوی کی زیارت سنت ہے، واجب نہیں اور اس کا حج سے کوئی تعلق نہیں بلکہ مسجد نبوی کی زیارت تو سارا سال مسنون ہے اور یہ حج کے وقت کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(لاتشد الرحال الاالی ثلاثة مساجد' المسجد الحرام' ومسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم' ومسجد الاقصی) (صحیح البخاري' فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة' باب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة' ه:1189)

"تین کے سوا اور کسی مسجد کی طرف کجاوے نہ کسے جائیں (اور وہ تین مسجدیں یہ ہیں) مسجد حرام، (بیت اللہ) میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔"

جب کوئی شخص مسجد نبوی کی زیارت کرے تو اس کے لیے مشروع یہ ہے کہ روضہ میں دو رکعتیں پڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کرے، اسی طرح بقیع کی زیارت بھی مسنون ہے تاکہ وہاں مدفون شہداء حضرات صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں کی خدمت میں سلام پیش کیا جائے اور ان کے لیے دعا کی جائے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بقیع کی زیارت کے لیے تشریف لے جاتے اور صحابہ کرام کو یہ تعلیم فرماتے کہ جب قبروں کی زیارت کریں تو یہ دعا پڑھیں :

(السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین' وانا' ان شاء اللہ' للاحقون' اسال اللہ لنا ولکم العافیة) (صحیح مسلم' الجنائز' باب مایقال عند دخول القبور الخ' ح:975)

"اے اس بستی کے رہنے والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام! بے شک ہم بھی ان شاء اللہ تم سے عنقریب ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کی دعا کرتے ہیں"

ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

(یرحم اللہ المستقدمین مناوالمستاخرین 'اللھم اغفرلاہل بقیع الغرقد) (صحیح مسلم 'الجنائز' باب مایقال عند دخول القبوروالدعاء لاہلا 'ح : 974' 975)

"اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے جانے والوں اور پیچھے آنے والوں پر رحم فرمائے ۔ اے اللہ! تو اہل بقیع الغرقد کو معاف فرمادے ۔"

مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے کےلیے یہ بھی مشروع ہے کہ وہ مسجد قباء کی بھی زیارت کرے اوراس میں دو رکعتیں پڑھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن اس مسجد کی زیارت کرتے اوراس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا ہے :

(من تطہرفی بیتہ 'ثم اتی مسجد قباء 'فصلی فیہ صلاۃ 'کان لہ کاجر عمرۃ) (سنن ابن ماجہ 'اقامۃ الصلوات' باب ماجاء فی الصلاۃ فی مسجد قباء 'ح : 1412)

"جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور پھر مسجد قباء میں آکر نماز پڑھے تو اسے عمرہ جتنا ثواب ملتا ہے ۔"

یہ ہیں مدینہ کے وہ مقامات جن کی زیارت کی جاتی ہے، ان کے علاوہ باقی مقامات مثلا مساجد سبعہ، مسجد قبلتین اور دیگر مقامات وغیرہ جن کی زیارت کے بارے میں مناسک حج پر لکھنے والے بعض مؤلفین نے لکھا ہے تو یہ بے اصل اور بے دلیل ہے ۔ مرد مومن کےلیے ہمیشہ ہمیشہ کےلیے مشروع یہ ہے کہ وہ سنت پر عمل کرے اور بدعت سے بچے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی